بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم جمعہ

جلد ۳۱ | ۱۹ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش | ۱۴ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ | ۱۹ ماہ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیریت ہے۔ الحمد للہ

— نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع گجرات و سیالکوٹ میں بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ہیں۔

— حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پھر حبس البول کی تکلیف ہے احباب دعا کریں۔

— کل عصر کے بعد صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب محلہ دار الفضل کی لڑکی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے دعا فرمائی۔

ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کراچی سے بذریعہ تار مورخہ ۱۷ فروری بوقت ڈیڑھ بجے دن اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیریت کراچی پہنچ گئے۔

الفضل قادیان — ۱۴ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ

خود وصیت کریں اور دوسروں سے کرائیں

"الفضل" کے ذریعہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس امر کی تلقین کر رہی ہے کہ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۴۳ء کو احمدیہ جماعتیں اپنی اپنی جگہ جلسے کریں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "الوصیت" کے مضمون سے احباب کو آگاہ کر کے ان پر وصیت کی اہمیت ظاہر کی جائے۔ اور اس کے فوائد و برکات بتا کر احباب کو "وصیت" کرنے کی تحریک کی جائے۔ اور ۲۰ فروری سے یکم مارچ تک عشرہ وصیت منایا جائے۔ اس عشرہ کی اہمیت کا کسی قدر اندازہ ان الفاظ سے ہو سکتا ہے۔ جو امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے "اسلامی نظام نو کی تعمیر" کے موضوع پر تقریر میں فرمائے تھے۔ حضور نے فرمایا۔

"نظام نو کی بنیاد اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "الوصیت" کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھ دی تھی۔ جب "وصیت" کا انتظام مکمل ہوگا۔ تو اس سے پھر تبلیغ ہی نہ ہوگی۔ بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ اور تنگی کو انشاء اللہ دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ "وصیت" ان تمام دکھوں کا علاج ہوگی۔ مگر یہ کام وقت چاہتا ہے۔ اور اس دن کا محتاج ہے جب سب دنیا میں احمدیت کی کثرت ہو جائے۔ اس لئے اللہ تعالے نے میرے دل میں تحریک جدید کا القاء فرمایا۔ تاکہ اس ذریعہ سے ابھی سے ایک مرکزی فنڈ قائم کیا جائے۔ اور ایک مرکزی جائداد پیدا کی جائے۔ جس کے ذریعہ تبلیغ احمدیت کو وسیع کیا جائے۔ تا اس کے ساتھ ساتھ "وصیت" ہو۔ اور نظام نو کا دن قریب آجائے۔ پس ہر ایک جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور ہر ایک جو "وصیت" کرتا ہے۔ وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔" (الفضل ۳۰ دسمبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۵)

سو اے بھائیو جو جماعت احمدیہ میں اس لئے داخل ہوئے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں "یہی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو۔ اور ایسے تقوے کی راہ پر قدم مارو۔ کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ اور اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ بے جا کینوں اور بخلوں اور بد زبانیوں سے پرہیز کرو۔ اور قبل اس کے وہ دن آوے جو انسانوں کو دیوانہ بنا دے۔ بے قراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ" (اشتہار ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء) اور نیز ادخلوا فی السلم کافۃ کے ارشاد خداوندی کے مطابق تمام دنیا کو بھی اس روحانی مسلک میں منسلک کرو۔ تو خوب یاد رکھو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اور تمام دنیا کی اصلاح کا جو شاندار کام آپ کے سپرد فرمایا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے وہ طریق بھی اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالے کی وحی سے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور جو یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک موصی ہو کر جہاں تقوے شعار۔ محرمات سے پرہیز کرنے والا کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرنے والا سچا اور صاف مسلمان ہو جائے۔ وہاں خدمت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنے مال و جائداد اور آمد کی وصیت کرے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے متعلق فرما چکے ہیں۔ کہ

"ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلائے کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں" (رسالہ الوصیت ص۱۷)

پھر فرماتے ہیں۔ کہ "یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے اور خدا تعالے کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے۔ ..... ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں" (رسالہ الوصیت صفحہ ۱۷)

پس وصیت کی اہمیت کے اظہار کے لئے صرف یہی امر بیان کر دینا کافی ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات کی روشنی میں اور خلیفۂ وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے الفاظ میں کہ "ہر ایک جو وصیت کرتا ہے وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے" ایسے تمام دوست اس عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے والے بنتے ہیں۔ کہ جس کے لئے اللہ تعالے نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم فرمایا اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں۔ کہ "یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے۔ انسان کا اس میں دخل نہیں" (الوصیت حاشیہ ص۱۹) اس لئے الوصیت کی شرائط کے مطابق وصیت کرنا خدا تعالے کے حضور قرب پانے کا ایک یقینی ذریعہ ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام موصیوں کے لئے یہ بشارت دے چکے ہیں۔ کہ

(الف) "جو اس (بہشتی مقبرہ) میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔" (اخبار الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

(ب) نیز فرمایا "صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔" (الوصیت حاشیہ صفحہ ۱۹)

پس احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ رسالہ الوصیت کو بغور پڑھیں اور جو پڑھ نہیں سکتے۔ وہ دوسروں سے پڑھوا کر سنیں۔ اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں ۲۰ فروری سے یکم مارچ تک "عشرہ وصیت" پوری سرگرمی سے منائیں۔ نیز ۲۰ فروری ۱۹۴۳ء کو ہر جگہ جلسے کر کے ناواقف احمدیوں کو پوری طرح وصیت کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ تاکہ ہر احمدی وصیت کر کے جہاں نظام نو کی تعمیر میں ممد ہو۔ وہاں خدائی بشارت کے ماتحت بہشتی بھی قرار پا سکے۔ و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ اللہ تعالے سب احمدی مردوں اور عورتوں کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات میاں معراج الدین صاحب عمر مرحوم

(بتوسط نظارت تالیف و تصنیف)

۹۔ جماعت لاہور کے ایک بزرگ منشی احمد الدین لاہوری گورنمنٹ پنشنر ہیں۔ انکی عمر اس وقت ۱۰۰ سال کے قریب ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گاڑی لاہور سٹیشن پر کھڑی تھی تو سپرنٹنڈنٹ پولیس اور چند اور آدمی حفاظت کے لئے گاڑی کے قریب کھڑے تھے۔ منشی احمد الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنی ننگی تلوار الٹی کر کے ان کے ہاتھ پر رکھ دی۔ اور کہا کہ ہاتھ پیچھے ہٹا لو۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں ان کا مرید ہوں۔ اور مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ مگر انگریز سپرنٹنڈنٹ نے جواب دیا۔ کہ ہم نہیں جانتے آپ کون ہیں۔ اس وقت ہم انکی حفاظت کے ذمہ وار ہیں۔ اس وقت دوست دشمن کی تحقیقات نہیں کی جا سکتی۔ آپ ہاتھ ہٹا لیں۔ ہمارا فرض ہے کہ بٹالہ سے جہلم تک اور جہلم سے واپس بٹالہ تک بخیریت انکو پہنچا دیں۔ اس لئے ہم کسی کو اجازت نہیں دے سکتے۔

۱۰۔ ابتدائی ایام میں بیعت حضور علیہ السلام ایک بند کمرے میں لیتے تھے۔ اور ہر شخص سے الگ الگ بیعت لیتے تھے۔ اور بیعت کے بعد حضور علیہ السلام تقریباً ایک گھنٹہ تک لمبی دعا فرمایا کرتے تھے۔ میری بیعت بھی اسی طریق سے ہوئی۔ اتنی لمبی بیعت میرے لئے ایک بالکل نئی اور نرالی بات تھی۔ بیعت کے بعد حضور علیہ السلام اکثر نماز کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔

۱۱۔ ابتدائی ایام میں لنگر خانہ کا انتظام اندر تھا۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو دیگر مستورات کے ساتھ یہ سارا کام خود کرنا پڑتا تھا۔ حضور علیہ السلام باہر مہمانوں میں بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام کے تبرک کے لئے بڑی کشمکش ہوا کرتی تھی۔ حضور انور خود بہت ہی کم کھانا کھاتے۔ اور کھانا خوب چبا چبا کر کھاتے تھے۔ دستر خوان پر اچھی اچھی چیزیں مہمانوں کے سامنے رکھتے تھے۔ اور بعض کے سامنے اپنے برتن سے بوٹیاں نکال نکال کر رکھتے تھے۔ پھر جب مہمان زیادہ آنے لگے۔ تو بعد میں کا انتظام باہر کر دیا۔ اور سالن اندر رہنے دیا۔ پھر تیسرے دور میں سالن اور روٹی سب کچھ باہر تیار ہونے لگا۔

۱۲۔ حضور علیہ السلام کے ازار بند کے ساتھ چابیوں کا گچھا بندھا

قرآن کریم کا نزول "سبعۃ احرف" میں

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

مکرم و محترم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب فاضل سلسلہ احمدیہ کا ایک درس الحدیث عنوان مضمون ہذا کے مفہوم کے مطابق اخبار الفضل ۹ فروری ۱۹۴۳ء میں شائع ہوا ہے جس میں حضرت فاضل محترم نے سبعۃ احرف پر محققانہ روشنی ڈالی ہے۔ اور حقیقت اصلیہ کو قابل قدر بیان سے واضح فرمایا ہے جسکا ماحصل یہ ہے کہ اجنبی زبان کے لوگ جن کی زبان سے بعض عربی الفاظ یا قرآنی الفاظ کے صحیح تلفظ کا ادا ہونا مشکل ہو۔ جیسے بعض مرویات سے ثابت ہے کہ حضرت بلال حبشی مؤذن مسجد نبوی بجائے اَشْهَدُ کے اَسْهَدُ کہتے اور حرف شؔ کو بوجہ معذوری نہ بول سکنے کے اس کی جگہ حرف سؔ کا استعمال فرمالیتے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے بھی "سین البلال شین" کو جائز قرار دیتے ہوئے ان کی معذوری کو تسلیم فرمایا۔

اور یہ صورت کہ قرآن بین الدفتین کے بعض الفاظ کو سات طرح کی اعرابی صورتوں میں پڑھا جانا یہ سبعۃ احرف کا مطلب ہے۔ یہ قرآن کریم کی شائع متعارف شان محفوظیت کیلئے بے اعتمادی کی ایسی حیثیت کو پیش کرنا ہے جس سے خدا تعالٰے کے وعدۂ حفاظت پر بھی خطرناک اعتراض وارد ہو سکے۔ اور خود اس طرح کی توجیہات کو بعض محققین نے بھی تسلیم کرنے سے اعراض فرمایا ہے۔ چنانچہ قاضی بیضاوی نے جہاں اپنی تفسیر میں سورۂ فاتحہ کے فقرہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کی تفسیر کے ضمن میں بصورت اختلاف اعراب بجائے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے اَلْحَمْدِ لِلّٰهِ۔ اور اَلْحَمْدُ لُلّٰهِ کا جواز بھی ظاہر فرمایا بلکہ ان دو مختلف طرح کے اعراب والے فقروں کی قرأت کا بھی ذکر کر دیا۔ پھر قرأت اولیٰ یعنی اَلْحَمْدِ لِلّٰهِ کو حسن بصری کی طرف اور اَلْحَمْدُ لُلّٰهِ کو ابراہیم ابن ابی عبلہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ لیکن علامہ گازرونی نے ان دونوں قرأتوں کے متعلق لکھدیا ہے کہ یہ دونوں قرأتیں جو تفسیر کشاف میں بھی ذکر کی گئی ہیں۔ ان کا وجود پذیر ہونا متابعتِ احکام لغت سے ہوا ہے۔ اور آخر میں لکھا ہے۔ والسلف مبرّؤن عن کل ذالک یعنی سلف صالحین اور پہلا محقق طبقہ اس طرح کی قرأتوں کی مرویات سے بالکل بری ہیں۔ پس اصل قرأت اور ارجح الاقوال وہی ہے جو قرآن بین الدفتین میں محفوظ ہے۔ ہاں دوسری مرویات بمعنی تفسیر میں ممد اور زیادہ مفید ہو سکتی ہیں۔

پس اصل بات اور قابل تسلیم امر صحت یہی ہے۔ کہ قرآن کریم کی شائع متعارف عبارت جو بین الدفتین مرقوم اور محفوظ چلی آرہی ہے اور ابتداء سے آجتک بطریق متداول بلا اختلافِ اعراب لفظی و حرفی اس درجہ تک شان حفاظت و صیانت رکھتی ہے۔ کہ غیر مسلم طبقہ کے سخت معاندین نے بھی میزان عدل کے رو سے جب اس کی چھان بین کی تو انہیں بھی یہی کہنا پڑا۔ کہ یہ قرآن جو آج مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ بلا کسی کمی بیشی کے بالکل اسی طرح کا محفوظ ہے جس طرح کہ پیغمبر اسلام کے وقت تھا چنانچہ تفسیر کبیر کے جلد ۳ کے صفحہ ۱۱۴۲ پر زیر آیت انا لہ لحافظون سر ولیم میور اور وان ہیمر اور نولڈک کی تحریرات کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ جو ان کے اپنے الفاظ میں نقل کئے گئے ہیں۔ یہ لوگ غیر مسلم اور متعصب تھے۔ عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والے نہ کہ اسلام سے

اور سبعۃ احرف کا مطلب گو بعض علماء نے غلط طور پر سمجھا لیکن دوسرے بعض محققین ایسے بھی ہیں جنہوں نے سبعۃ احرف کے متعلق بہت ہی اچھی اور معقول توجیہہ بھی پیش کی ہے۔ اور مجمع بحار الانوار میں حرف کی لغت کے نیچے امام محمد طاہر کہتے ہیں۔ انزل القرآن علی سبعۃ احرف کلھا کاف شاف اراد بالحرف اللغۃ ای سبع لغات مفرقۃ فی القرآن فبعضہ بلغۃ قریش و بعضہ بلغۃ ھذیل و ھوازن والیمن ولا یرید کون السبعۃ فی الحرف الواحد علی انہ قد جاء فیہ ما قرئ بسبعۃ و عشرۃ کمالک یوم الدین و عبد الطاغوت و ھذا احسن ما قیل فیھا یعنی یہ ارشاد کہ قرآن سبع احرف پر نازل کیا گیا ہے۔ اور وہ سب کی سب کافی شافی ہیں اس روائت کے الفاظ میں حرف سے مراد لغت ہے یعنی سات مختلف زبانوں کو قرآن کی زبان میں استعمال کیا گیا ہے بعض حصہ قرآن کا قریش کی زبان میں بعض حصہ ہذیل کی زبان میں بعض حصہ ہوازن اور یمن کی زبان میں اور سبعۃ احرف کا یہ مطلب نہیں کہ ساتوں زبانیں ایک ہی زبان میں پیش کی گئی ہیں۔ پھر سات پر ہی حصر نہیں۔ بلکہ بعض روایات میں سات کے عدد کے ساتھ دس کا عدد بھی احرف کے متعلق استعمال ہوا ہے۔ اور مالک یوم الدین اور عبد الطاغوت کی مثال بلحاظ زبان سب زبانوں میں بطور فصاحت مستعمل ہے۔ اور سبعۃ احرف کا مطلب سات زبانیں قرار دینا یہ سب اقوال مردیہ سے بہتر اور پسندیدہ ہے۔ پھر اس کے بعد سبعۃ احرف کے متعلق فرماتے ہیں ای علی سبعۃ لغات ھی افصح اللغات یعنی سبعۃ احرف سے مراد سات زبانیں ہیں۔ جو عرب کی قوم اور قبائل کی زبانوں میں سے سب سے زیادہ فصیح تھیں قرآن ان سات قسم کی افصح اللغات میں نازل کیا گیا ہے پھر فرماتے ہیں۔ والسبعۃ المشھورۃ لیست سبعۃ الحدیث بل یحتمل کون ھذہ السبعۃ واحدا من تلک یعنی سات سے مراد سات الگ الگ زبانیں نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ ساتوں زبانیں ہی ایک زبان کے مشترکہ الفاظ میں استعمال ہوئی ہوں۔

پھر مسند امام احمد اور طبرانی کی جامع الکبیر اور مستدرک میں انزل القرآن علی ثلثۃ احرف کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ یعنی یہ کہ قرآن تین احرف پر نازل کیا گیا ہے۔ اور سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں الفاظ ذیل سے ذکر کیا ہے۔ انزل القرآن علی عشرۃ احرف بشیر و نذیر و ناسخ و منسوخ و عظۃ و مثل و محکم و متشابہ و حلال و حرام (منقول از جامع الصغیر امام سیوطی) یعنی قرآن دس حرفوں پر نازل کیا گیا ہے۔ اور ان دس حرفوں سے مراد وہ دس قسم کے مطالب اور مضامین ہیں جو قرآن میں پائے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔ بشارات اور انذارات مسئلہ ناسخ و منسوخ مواعظ حسنہ اور امثال۔ محکمات اور متشابہات احکام حلال و حرام۔

اس روائت سے کم از کم اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ بعض علماء کے نزدیک اختلاف اعراب یا اختلاف الفاظ زبان تک ہی سبعۃ احرف یا عشرۂ احرف کا مسئلہ محدود اور محصور نہیں بلکہ بعض کے نزدیک احرف سے مراد متفرق مطالب قرآن بھی ہیں۔ اور طبرانی کی جامع الکبیر میں حضرت ابن مسعود سے یہ الفاظ مروی ہیں۔ انزل القرآن علی سبعۃ احرف لکل حرفٍ منھا ظھرٌ و بطن و لکل حرفٍ حدٌّ و لکل حدٍّ مطلع یعنی قرآن سبعۃ احرف پر نازل کیا گیا ہے۔ اور ہر حرف کیلئے ظہر اور بطن ہے اور پھر ہر حرف کیلئے حد ہے اور ہر حد کیلئے مطلع ہے امام محمد طاہر مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں لکل اٰیۃ منھا ظھر صفۃ سبعۃ وکذا جملۃ لکل حد مطلع یعنی یہ قول کہ ہر ایک آیت کیلئے ظہر ہے یہ صفت سبعۃ احرف سے تعلق رکھتی ہے۔ اور لغت بطن کے نیچے لکھتے ہیں۔ لکل اٰیۃ ظھر و بطن الظھر ما ظھر بیانہ والبطن ما احتیج الی تفسیرہ و قیل ظھرھا لفظھا و بطنھا معناھا یعنی ظہر سے مراد بیان اور بطن سے مراد تفسیر ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ ظہر سے مراد الفاظ اور بطن سے مراد معانی ہیں۔ اور انوار اللغات میں زیر لفظ حرف یوں مرقوم ہے۔ "نزل القرآن علی سبعۃ احرف کلھا کاف شاف قرآن سات لغتوں پر عرب کے اترا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر لفظ میں سات لغتیں ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ساتوں قبیلے کے محاورے کے موافق اترا ہے کہیں قریش کا محاورہ ہے کہیں ہذیل کا کہیں ہوازن کا کہیں یمن کا۔"

اور اگر حرف سے مراد حروف بھی لئے جائیں تو حضرت میر محمد اسحٰق صاحب فاضل سلسلہ احمدیہ کی توجیہہ اور تشریح کے مطابق سبعۃ احرف کا مطلب دوسرے اقوال کے مقابل ارجح الاقوال اور موزوں تر معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اسطرح کہ سات قسم کے حروف حروف ہجا سے ایسے ہیں جو متشابہ الاصوات ہیں اور ان کے سوا باقی حروف ممتاز الاصوات ہیں ممتاز الاصوات حرف یہ ہیں ب۔ ج۔ ر۔ ش۔ غ۔ ف۔ ل۔ م۔ ن و ی اور متشابہ الاصوات حسب ذیل ہیں۔ الف ہمزہ یعنی متحرک اور حامل الاعراب بصورت اُ۔ ت۔ ث۔ د ذ۔ ز۔ س۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ ق۔ ک اور حروف کا متشابہ الاصوات ہونا بصورت سبعۃ احرف اسطرح ہے کہ الف کی آواز عین سے ملتی ہے ت کی ط سے ث کی س ص سے د کی ض سے گو رسالہ تجوید شاطبیہ نام میں دال کی آواز کو حرف ظ کے قریب بھی بتایا گیا ہے۔ اور اسی بنا پر وضو۔ فرض۔ قاضی ماضی مضارع مرض وغیرہ الفاظ کو صوتی لحاظ سے ذال کی آواز کے قریب بھی استعمال کیا جاتا ہے اور رد یا قادیان جو اصل میں ضیاء اور قاضیاں ہے اس کے حرف ض کو حرف دال کی آواز کے قریب استعمال کیا گیا ہے اور حرف ض کا موزوں اور صحیح طور پر ادا کرنا دراصل یہ ملکی زبان اور فطری مناسبت کے لحاظ سے صرف عرب کا ہی حصہ ہے۔ اور عرب سے بھی پھر قریش مکہ کا اور قریش سے بھی پھر آنحضرت صلعم کا جنکی شان ھو افصح من نطق بالضاد ہے بعض عجمی لوگ جو اسے ادا کرنا چاہتے ہیں بوجہ اجنبیت لغت و زبان اس کی ادائیگی سے قاصر ہیں پنجاب کے مغربی علاقہ میں ڈیرہ غازیخان اور اس کے مضافات میں حرف ضاد کو نہ ہی دال کے اور نہ ہی ظاء کے قریب آواز میں استعمال کرتے ہیں۔ بلکہ وہ ڈال کی آواز میں ضاد کو ادا کرتے ہیں۔ ایک دفعہ وہاں ایک جلسہ میں میں صدر تھا۔ عزیز مکرم و محترم مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل و حال مبلغ فلسطین اسوقت وہاں ہی موجود تھے جب انہوں نے سورہ فاتحہ کی تلاوت فرمائی تو مغضوب علیھم اور الضالین کے موقعہ پر ایک حافظ صاحب جو حنفی تھے فوراً اٹھے اور فرمایا کہ قرآن غلط پڑھتا ہے اور ضاد کو ظ کی آواز میں پڑھتا ہے۔ حالانکہ اسے ڈال کی آواز سے ادا کرنا چاہیئے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ ہمیں معلوم ہوا کہ اس علاقہ میں بجائے دال یا ظاء کے قریب پڑھنے کے ڈال کی آواز میں بھی پڑھا جاتا ہے ممکن ہے کہ اس علاقہ میں ڈال کی آواز کسی ملکی اثرات کے نیچے فطری معذوری سے ہو جیسے حضرت بلال کا اشھد کے وقت بجائے ش کے س کی آواز سے اذان میں فرمانا معذوری کے باعث تھا۔ اور میں نے اسی بنا پر دال اور ضاد کو بھی متشابہ فی الصوت لکھا ہے۔ اس کے بعد متشابہ الاصوات حروف سے ح ہے جو ھ کی آواز سے مشابہت رکھتی ہے اس کے بعد ذ ز اور ظ سے مشابہ ہے اور ق ک سے۔ اور قرآن کریم میں ان کی امثلہ حسب ذیل ہیں (آثم۔ عاصم) (قانتین۔ قانطین) (اثم۔ اسم۔ عصیم) (مجورا۔ مھجورا) (دلی۔ ضلی) (تذل۔ تعز۔ نظر نظرۃ) (قالوا۔ کالوا)

عرب ہی ہیں جو ان متشابہ اصوات حروف کو اس طرح سے ادا کر سکیں کہ مثلاً ذ اور ز کی آواز کے درمیان کھلے طور پر فرق معلوم ہو سکے ورنہ عجمی ممالک میں بوجہ اجنبیت زبان اور مختلف آب ہوا کے اثر کے جہاں مخارج حروف کی قدرتی بناوٹ جدا گانہ ہے وہاں اصوات اور لب و لہجہ کی ساخت بھی مختلف پائی جاتی ہے۔ اور یہ دو طرح کے حروف یعنی ممتاز الاصوات یعنی ب غ ف ل م ن و ی جن کی آواز بالکل کھلا تبین رکھتی ہے اور دوسرے متشابہ الاصوات حروف میں دونوں قسم کی آیات قرآنی محکمات اور متشابہات کا رنگ پایا جاتا ہے۔ پس اگر سبعۃ احرف کا مطلب ان حروف تک ہی محدود سمجھا جائے تو قرآن چونکہ عرب اور عجم سب کیلئے ہے اس لئے ممتاز الاصوات حروف کا ادا کرنا تو قریباً عجمیوں کیلئے بھی آسان ہو سکتا ہے۔ لیکن ذ ز وغیرہ کی ادائیگی بوجہ اجنبیت زبان مشکل معلوم ہوتی ہے غالباً اسی بنا پر بغرض سہولت قارئین "سبعۃ احرف" پر قرآن کا نزول

مجلس تعلیم کا قیام

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سلسلہ کی ترقی اور تعلیمی ضروریات کو بہتر صورت میں پورا کرنے کے لئے ایک بورڈ مجلس تعلیم کے نام سے مقرر فرمایا ہے۔ یہ مجلس تعلیم دراصل مجوزہ احمدیہ یونیورسٹی کی ابتدائی صورت ہے جس میں آئندہ حسب حالات مزید توسیع اور تنظیم و اصلاح ہوسکے گی۔ فی الحال اس مجلس کے ممبر مندرجہ ذیل احباب مقرر کئے گئے ہیں:۔

(۱) ناظر صاحب تعلیم و تربیت (۲) پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ (۳) ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ احمدیہ (۴) ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول (۵) خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خانصاحب ایم۔اے (۶) مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم۔اے (۷) قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور (۸) مولوی محمد دین صاحب بی۔اے۔ (۹) مولوی نورالحق صاحب مولوی فاضل (۱۰) مولوی سیف الرحمٰن صاحب مولوی فاضل (۱۱) مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے سیکرٹری۔ (۱۲) خاکسار مرزا بشیر احمد

اس مجلس کے کام مندرجہ ذیل ہوں گے:۔

(۱) سلسلہ احمدیہ کے اداروں میں تعلیم کے مختلف مدارج کی تعیین کرنا۔ (۲) تعلیم کے اعلیٰ مدارج کا نصاب مقرر کرنا۔ (۳) اعلیٰ مدارج کے آخری امتحانات کا انتظام کرنا اور کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات کو سندات دینا۔ (۴) جن صورتوں میں سرکاری مقرر کردہ نصاب یا انتظام کی وجہ سے مجلس تعلیم کوئی تغیر نہ کرسکے۔ لیکن کورس کا کوئی حصہ ایسا ہو جو اسلام اور احمدیت کے مفاد کے ماتحت ہمارے منشاء کے خلاف ہو۔ تو مجلس تعلیم کا یہ کام ہوگا۔ کہ وہ اس کا توڑ اور علاج تیار کرے۔ (۵) سلسلہ عالیہ کے اداروں کے علاوہ جماعت احمدیہ میں سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کو ترقی دینا اور ان کا امتحان لینا اور اس رو کو روکنا جو غلط اور مضر خیالات پیدا کرنے والا ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ مجلس تعلیم نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد صدر مجلس تعلیم

خاندان نبوت اور تحریک جدید

بفضل خدا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریک جدید کی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے علاوہ سابقون الاولون کا حق لینے میں بھی کوشاں رہتا ہے چنانچہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے سال نہم میں ۶۷ فیصدی اضافہ کرکے ۳/۰/۲۰ کا وعدہ کیا۔ ۳/۰/۹۷ کی رقم جس میں ۵۰/۰/۰ روپیہ ان کی بیگم صاحبہ کے اور ۴۷/۰/۳ ان کے صاحبزادہ مجیب احمد صاحب کے ہیں ادا کرتے ہوئے ۱۰۵/۰/۰ کی رقم ۱۳ مارچ تک ادا کرینگے۔ مرزا عزیز احمد صاحب فیروزپور سے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے ۵۰۵/۰/۰ جو سال ہشتم پر ۳۷/۰ فیصدی اضافہ ہے ادا فرماتے ہیں اور حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب بنشنر قصور کا خطبہ سننے کے بعد ۲۵۰/۰/۰ روپیہ کی رقم بھی دے چکے ہیں اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب بھی ۱۵۳/۰/۰

جوان کی ایک ماہ کی آمد سے قریباً ڈیوڑھا ہے ادا فرما چکے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

مڈل پاس واقفین زندگی مطلوب ہیں

سلسلہ کی بعض ضروریات کیواسطے سندھ کی اراضیات پر کام کرنے کیلئے زندگی وقف کرنے والے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو مڈل پاس ہوں۔ انہیں مجرد ہونے کی صورت میں پندرہ روپے اور شادی شدہ ہونے کی صورت میں بیس روپے ماہوار گذارہ تحریک جدید کی طرف سے دیا جائیگا۔ صاحب اولاد ہونے کی صورت میں فی بچہ چار روپے دیئے جائیں گے زیادہ بچوں تک۔ دوست اپنی درخواستیں بہت جلد مقامی امیر کی تصدیق کے ساتھ انچارج تحریک جدید قادیان کو جلد از جلد ارسال کریں۔ درخواستیں بھیجنے والے دوستوں کو زمیندارہ کام سے تجربہ ہونا ضروری ہے۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

علماء اور بڑے بڑے ہندو زمینداروں کے پتے مطلوب ہیں

احباب جماعت بڑے بڑے مسلم یا دیگر مذاہب کے علماء اور بڑے بڑے ہندو زمینداروں کے مکمل پتے صاف طور پر تحریر کرکے میرے نام جلد از جلد ارسال فرماویں۔ تاکہ تبلیغ خاص کے ماتحت ایسے اصحاب کے نام سن رائز یا الفضل جاری کیا جاسکے۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

تفسیر کبیر جلد اول کی رعائتی قیمت ادا کرنے میں مزید مہلت

تفسیر کبیر جلد اول (سورۂ فاتحہ سے شروع ہونیوالی جلد) کی رعائتی قیمت نو روپے کی میعاد ۱۳ جنوری ۱۹۴۳ء تک تھی۔ لیکن اب یہ میعاد مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ جن دوستوں نے قیمت کا کچھ حصہ ادا کیا ہے۔ وہ نو روپے فی نسخہ کے حساب سے رقم پوری کردیں۔ کیونکہ پوری رقم کی ادائیگی کی صورت میں ہی وہ رعایت کے مستحق ہونگے۔ تفسیر کبیر جلد اول کی رعائتی قیمت نو روپے فی نسخہ کے حساب سے (بحساب تفسیر کبیر جلد اول) محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرماویں تاکہ ان کیلئے تفسیر کی کاپی ریزرو ہوسکے۔ دوست اپنا پتہ منی آرڈر کے کوپن پر مفصل تحریر فرمادیں تاکہ رقم کا اندراج کرتے وقت مکمل پتہ بھی درج ہوسکے۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

الفضل کے معاونین

چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر واقف زندگی کی تحریک پر میاں دوست محمد صاحب بھوانی پور (بنگال) نے ایک سال کے لئے روزانہ "الفضل" اور میاں محمد صدیق صاحب بھوانی پور نے تین ماہ کے لئے روزانہ "الفضل" مستحق اصحاب کے نام جاری کرنے کے لئے چندہ مرحمت فرمایا۔
جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد دکن نے بھی ازراہ کرم ایک خریدار دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل)

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۳۸۴:۔ مسماۃ سعیدہ بیگم زوجہ شیخ عبدالقادر صاحب قوم کشمیری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کالونی فلور ملز لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۴۲/۲/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرے حسب ذیل زیور ہیں۔ (۱) گھڑی چوڑی طلائی۔ ہار طلائی نکلس۔ دو انگوٹھیاں طلائی۔ دو عدد کلپ۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی۔ ان زیورات کا کل وزن سات تولہ ایک ماشہ ہے۔ جس میں خالص سونا صراف قادیان نے صرف چھ تولے بتایا ہے جس کی قیمت آجکل کے نرخ ۶۶ روپے فی تولہ کے حساب سے قریباً چار صد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ پانصد روپیہ بابت میرے حق مہر میرے محترم خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اس تمام غیر منقولہ جائیداد مالیتی نوصد روپیہ کی دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی مزید جائیداد بطور ترکہ کے ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں اپنے حصہ وصیت سے کچھ رقم ادا کردوں تو وہ وصیت کردہ حصہ سے ادا کردی گئی سمجھی جائیگی۔ فقط۔ نوٹ:۔ یہ وصیت زیور کے موجودہ نرخ کے لحاظ سے ہے۔ موصیہ کی وفات پر یا بوقت ادائیگی جو بازاری نرخ ہوگا اس کے حساب سے قیمت لگا کر حصہ وصیت ادا کیا جائیگا۔

العبد سعیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد بشیر احمد حقیقی

"نمبر وصیت اور نام دونوں کا لکھنا از حد ضروری ہے" (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۶ر فروری۔ رائٹر کے وقائع نگار خصوصی نے شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اطلاع بھجوائی ہے کہ رومیل جرمنی میں سخت بیمار ہے۔

نئی دہلی ۱۶ر فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں سر محمد عثمان نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ امریکہ میں حکومت ہند کے نظام نشر و اشاعت پر سال رواں میں ایک لاکھ ۳۵ ہزار ۴ سو روپیہ خرچ ہوا۔ ۴۴-۱۹۴۳ء میں ایک لاکھ سولہ ہزار سات سو روپیہ خرچ ہوگا۔

طہران ۱۶ر فروری۔ قوام الملک وزیر اعظم ایران کے مستعفی ہونے کے بعد ایرانی پارلیمان نے آقائے سہیلی کو نیا وزیر اعظم بنایا ہے۔ ۱۱۰ نمائندوں میں سے ۷۲ نمائندوں نے ان کی حمایت میں ووٹ دئے ہیں۔ آقائے سہیلی چھ ماہ ہوئے قوام السلطنت سے پہلے ایران کے وزیر اعظم تھے۔ ایران کی طرف سے لنڈن میں سفارت کے عہدہ جلیلہ پر مامور رہے ہیں آپکی عمر اسوقت چالیس سال کے لگ بھگ ہے۔

بمبئی ۱۷ر فروری۔ حکومت بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ گاندھی جی نے منگل کا دن پہلے سے اچھی طرح گذارا۔ اگرچہ ان کی عام حالت کے بارہ میں ابھی تک فکر ہے۔

دہلی ۱۷ر فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں ملک میں اشیائے خورد و نوش اور ایندھن کی حالت پر بحث ہوئی۔ اپوزیشن کی تجویز پر اس مسئلہ پر اگلے ہفتہ کو بھی بحث ہوگی۔ مختلف ممبروں نے تقریریں کیں۔ جن میں کہا کہ حالت پر قابو پانے کے لئے مرکزی حکومت کو صوبائی حکومتوں پر زیادہ اختیارات حاصل ہونے چاہئیں۔ مختلف صوبوں نے ان چیزوں کے ایک سے دوسری جگہ آنے جانے پر جو پابندیاں لگا رکھی ہیں۔ وہ دور ہونی چاہئیں۔ اناج اکٹھا کرنے والوں کیلئے سزائیں بڑھا دی جائیں۔ ریاست رامپور نے پیداوار کا دس فیصدی خود خرید کر رکھ لیا تھا اور جب اناج مہنگا ہونے لگا۔ تو اسے بازار میں بھیجدیا۔ اسی طرح حکومت ہند کو کرنا چاہیئے ایندھن کی دقت کی وجہ یہ بتائی گئی۔ کہ کوئلہ کے لئے گاڑیوں کے ڈبے نہیں ملتے۔ جنگی ٹرانسپورٹ کے ممبر نے کہا کہ حکومت نے کوئلہ کی تقسیم کے لئے کلکتہ کے ہیڈ کوارٹر میں ایک کنٹرولر مقرر کر دیا ہے۔ صوبوں کو کوئلہ بھیجنے کی سکیموں پر عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ اور ان کو کنٹرول نرخ پر کوئلہ مل سکے گا۔ اس کے لئے ضروری گاڑیاں مہیا کرنے کی پوری کوشش کیجائیگی۔ یہ بھی بتایا گیا کہ اس سال ۸۱ لاکھ ایکڑ زیادہ رقبہ میں اجناس خوردنی کاشت کی گئی ہے۔ مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں کو اجناس کی پیداوار کی افزائش کی ہر سکیم پر عمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اور مرکزی حکومت پر منظور شدہ سکیم کے لئے روپیہ مہیا کرنے کو تیار ہے۔

دہلی ۱۷ر فروری۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے سکرٹری نے ایک بیان میں کہا کہ ملک میں سپلائی کی حالت گذشتہ ماہ سے اچھی ہے۔ فصل ربیع بھی اچھی ہوئی۔ آپ نے کہا۔ جو اجناس باہر بھیجی جاتی ہیں یا فوجی مصرف میں آتی ہیں۔ وہ ملک کی کل پیداوار کا صرف دو فیصدی ہیں۔ ضرورت سے زیادہ اناج اکٹھا کرنیوالوں کیخلاف ایک بڑی مہم شروع کی جانے والی ہے۔

دہلی ۱۷ر فروری۔ انڈین کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کل رات برطانی طیاروں نے سنٹرل برما میں ماگوے کے ہوائی اڈہ پر حملہ کیا۔ ایک ایک ہزار پونڈ کے بم گرائے گئے۔ اکیاب پر بھی حملہ کیا گیا۔ بہت سے بم عین نشانوں پر بیٹھے۔

لنڈن ۱۷ر فروری۔ کل رات برطانی طیاروں نے اٹلانٹک کے فرانسیسی کنارے پر جرمن آبدوزوں کی چھاؤنی لوریئنٹ پر پھر زبردست حملہ کیا۔ اس کے علاوہ فرانس بلجیئم میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ اور دشمن کے رسد اور کمک کے رستوں پر بمباری کی۔ بحری محکمہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ وسطی بحیرۂ روم میں برطانی آبدوزوں نے دشمن کے چھ رسد بردار جہاز ڈبو دیئے۔ ایک اور جہاز بھی شاید ڈوب گیا ہوگا۔ یہ جہاز تین حملوں کے نتیجہ میں غرق ہوئے۔

دہلی ۱۷ر فروری۔ حکومت ہند کے ڈیفنس ممبر سر فیروز خان نون نے سنٹرل اسمبلی میں بتایا کہ لڑائی کے بعد فوجی خدمات سرانجام دینے والوں کا خیال رکھا جائیگا۔ اور انہیں سول میں ملازمت مہیا کرنیکا انتظام کیا جائیگا۔ ایک فنڈ کھولا گیا ہے جسمیں ہر ماہ پچیس تیس لاکھ روپیہ جمع ہو رہا ہے۔ جسے لڑائی کے بعد سپاہیوں کے بہبود پر خرچ کیا جائیگا۔ ہر سپاہی کا ایک الگ کارڈ بنایا گیا ہے۔ جنگ کے بعد ڈیڑھ سال تک حکومت اپنی ٹیکنیکل سکیموں کو بند نہ کریگی۔

دہلی ۱۸ر فروری۔ سر ہومی مودی۔ مسٹر این۔ این سرکار اور مسٹر اینے نے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ جسے حضور وائسرائے نے منظور کر لیا ہے۔

بمبئی ۱۸ر فروری۔ گاندھی جی کی حالت کے بارہ میں آئندہ گورنمنٹ بمبئی گورنمنٹ جو بلٹنیں شائع کرے گی۔ اس پر چھ ڈاکٹروں کے دستخط ہوا کرینگے جن میں بمبئی کے سرجن جنرل بھی شامل ہیں۔

لنڈن ۱۸ر فروری۔ سنٹرل ٹیونیشیا میں امریکن فوج نے اپنے تین اگلے ہوائی اڈے خالی کر دئے ہیں۔ ایک ساحل سے سو میل اندر کی طرف سائیبٹلا کا ہوائی اڈہ ہے۔ دوسرے دو پچیس میل جنوب مغرب کی طرف ہیں۔ امریکنوں نے پہلے سے تیار کردہ نئے مورچے سنبھال لئے ہیں۔ جنرل آئزن ہوور نے تمام ٹیونیشیا کا دورہ کیا ہے۔ برطانی آٹھویں فوج اب سنٹرل ٹیونیشیا کی اتحادی فوج سے صرف ایک سو میل ہے۔

ماسکو ۱۸ر فروری۔ خارکوف پر قبضہ کے بعد روسی پورے زور کے ساتھ مغرب کیطرف بڑھ رہے ہیں اور ۳۵ میل کے فاصلہ پر واقعہ ایک اور شہر پر قابض ہو چکے ہیں۔ اس علاقہ میں ٹینکوں کی زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ اس لڑائی کے پہلے دور میں ایک ہزار جرمن کھیت رہے اور انکے ۴۳ ٹینک تباہ ہو گئے۔ روسی جب خارکوف میں داخل ہوئے تو تمام شہر میں دھوئیں کے بادل چھا رہے تھے۔ عمارتوں میں آگ لگ رہی تھی۔ خارکوف سے سو میل جنوب مشرق میں روسی سلانسکایا کے ایک اور اہم صنعتی شہر اور ریلوے جنکشن پر قابض ہو چکے ہیں۔

واشنگٹن ۱۸ر فروری۔ امریکن آبدوزوں نے بحر الکاہل میں جاپانیوں کے چار مال لیجانیوالے اور ایک محافظ جہاز کو غرق کر دیا۔ ایک کروز کو نقصان پہنچا۔ اور وہ بھی غالباً ڈوب گیا۔

بمبئی ۱۸ر فروری۔ ریز روبنک کے گورنر سر جیمز ٹیلر فوت ہو گئے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا پا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر